

## جن اور اجنہ کے بارے میں معلومات (قسط-1)

<?xml encoding="UTF-8?>



بسم الله الرحمن الرحيم  
جن اور اجنہ کے بارے میں معلومات (قسط-1)  
تحریر: مجید کمالی  
ترجمہ: محمد حسین مقدسی

پہلے مرحلے میں 35 جالب اور پڑھنے والے نکات جو جن کی خلقت اور اس کی زندگی اور اس کے اور انسانوں کے درمیان فرق کے بارے میں بیان کرتے ہیں۔

«وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ» (1)

ترجمہ : اور میں نے جن و انس کو خلق نہیں کیا مگر یہ کہ وہ میری عبادت کریں۔

«سَنَفْرُغُ لَكُمْ أَيُّهَ الثَّقَلَانِ» (2)

اے (جن و انس کی) دو باوزن جماعتو! ہم عنقریب تمہاری (جزا و سزا کی) طرف پوری توجہ دینے والے ہیں «جَنّ» لغت میں «چھپا ہوا» کے معنی میں ہیں چونکہ جن انسانوں کی نظروں سے مخفی رہتا ہے ، اسی لئے اسکو جن کہا جاتا ہے ، اور دیوانے کو بھی مجنوں اسی لئے کہا جاتا ہے کہ اسکا عقل مخفی وچھپا ہوا ہوتا ہے ؛ اور ماں کے پیٹ میں بچے کو جنین کہا جاتا ہے تو اس لئے کہ وہ ماں کے رحم میں مخفی رہتا ہے۔ «جَنّ» قرآن مجید کی نظر میں ایک ایسا موجود ہے جو با شعور اور با ارادہ ہے اور اسکی طبیعت کا تقاضا یہی ہے کہ وہ انسانوں

کے حس کرنے سے مخفی رہتا ہے ، اور انسانوں کی طرح مکلف اور آخرت میں مبعوث ہونے والا ہے اور مطیع وعاصی و مؤمن و مشرک و.... ہونے میں انسان کے ساتھ ساتھ ہے۔

لیکن فرق صرف اتنا ہے کہ انسان محسوس اور جن غیر محسوس ہے اور اس کے علاوہ ممکن ہے بعض مختصر فرق بھی موجود ہو۔ اس موجود کو کاملاً پہچاننے کے لیے ؛ ایسی آیات و روایات جو اس بارے میں ذکر ہوئیں ہیں ان سے استناد کرتے ہوئے اسکی کیفیت و خصوصیات اور اس کے اوصاف کے بارے میں گفتگو کریں گے۔

خصوصیات اور اوصاف

1- جن روئے زمین پر ان با ارزش دو موجودات (ثقلان) میں سے ایک ہے؛ کہ سورہ الرحمن کی آیت 31 میں دقت و تأمل کرنے سے یہ بات روشن ہوتی ہے  
**«سَنَفْرُغُ لَكُمْ أَيَّهَ الثَّقَلَانِ»؛**

اے (جن و انس کی) دو باوزن جماعتو! ہم عنقریب تمہاری (جزا و سزا کی) طرف پوری توجہ دینے والے ہیں۔

2- رتبہ زمانی کے لحاظ سے جن اولین ثقل ہے، جو انسان سے پہلے خلق ہوا ہے  
**«وَالْجَانَّ خَلَقْنَاهُ مِنْ قَبْلُ...»**

اور مقام کے اعتبار سے دوسرا ثقل ہے، چونکہ انسان اشرف المخلوقات ہے۔  
 3- اسکی ماہیت آگ ہے،

**«وَوَخَّلِقَ الْجَانَّ مِنْ مَارِجٍ مِنْ نَارٍ» (3)؛**

اور جنات کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا۔

4- اسکی خلقت انسانوں پر مقدم ہے؛ لیکن کس حد تک ہے اس کے بارے میں ظاہراً کوئی محکم دلیل نہیں ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ خلقت جن اور خلقت آدم کے درمیان چھ ہزار سال اور بعض کے مطابق سات ہزار سال کا فاصلہ تھا۔ سورہ حجر کی آیت 27؛ خلقت جن کے آدم پر مقدم ہونے پر دلالت کرتی ہے اور اسی طرح سے قرآن مجید کی بہت ساری آیات میں جن کو انسان پر مقدم کر کے ذکر کیا گیا ہے، یہ خود ایک دلیل ہے۔  
 5- جن علم و ادراک اور حق و باطل کو تشخیص دینے اور منطق و استدلال کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ (4)۔

6- تکلیف اور مسؤولیت پر رکھتے ہیں (5)۔

7- ان میں سے بعض مؤمن صالح اور بعض کافر ہیں۔

**«وَإِنَّا مِنَّا الصَّالِحُونَ وَمِمَّا دُونَ ذَلِكَ» (6)**

اور یہ کہ ہم میں سے کچھ لوگ صالح ہیں اور کچھ ہم میں دوسری طرح کے ہیں اور ہم مختلف مذاہب میں بٹے ہوئے ہیں۔

8- وہ بعض انسانوں کے ساتھ ارتباط برقرار کرتے ہیں، اور اپنے اس محدود علم سے جو بعض اسرار کے بارے میں رکھتے ہیں، اسی سے انسانوں کو گمراہ کرنے میں لگ جاتے ہیں (7)۔

9- وہ خدا کی عبادت کرتے ہیں،

**«وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ» (8)۔**

قیامت کے دن جن سے انسانوں کی طرح پوچھا جائے گا کہ کیا آپ کے پاس پیغمبر نہیں آئے؟ کیا آپکو اس دن کے بارے میں نہیں ڈرایا گیا تھا؟ دونوں ہی اپنے کفر کے بارے میں گواہی دینگے۔ «سورہ انعام کی آیہ 130» میں صراحتاً بیان ہوا ہے کہ جن مکلف ہے اور انسانوں کی طرح کافر ہو جاتا ہے، اور ان کے اپنے مخصوص پیغمبر ہیں۔ لیکن سورہ جن اور سورہ احقاب کی آیات 29 و 32 کی طرف رجوع کرنے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ پیغمبر اسلام (ص) انکا پیغمبر ہے۔

لیکن یہ کہ وہ کس طرح سے عبادت کرتے ہیں؛ کیا ان کے مسلمان بھی انسانوں کی طرح نماز پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں؟ یا یہ کہ وہ کس طرح سے عبادت کرتے ہیں اس کے بارے میں کوئی روشن دلیل نہیں ہے۔ لیکن کیوں کہ وہ انسانوں کے ساتھ امر اللہی میں شامل ہیں، اور عبادت کے مکلف ہیں اور ایک طرف سے انکا پیغمبر بھی وہی انسانوں کا پیغمبر ہے تو بعید نہیں ہے کہ ان کی عبادت بھی وہی انسانوں والی عبادت ہو، اور اپنی خلقت اور عالم حیات کے اعتبار سے خدا کے پرستش میں مشغول ہو۔

10- انسانوں کی طرح وہ بھی جیتے مرتے ہیں ایک گروہ دوسرے کی جگہ لیتا ہے۔(9)

11- ان کے درمیان بعض ایسے افراد بھی پائے جاتے ہیں کہ جو زیادہ قدرت و طاقت رکھتے ہیں، جس طرح سے انسانوں کے درمیان پائے جاتے ہیں۔ سورہ نمل، آیات 17 سے 39، میں حضرت سلیمان کی ملک سبا پر لشکر کشی کے بارے میں نقل ہوا ہے، کہ جہاں پر ان لشکروں میں سے بعض جن بھی شامل تھے، کہ عفریتی ایک جن نے کہا کہ میں تخت ملکہ سبا کو اس سے پہلے کہ آپ اپنی جگہ سے اٹھیں گے؛ آپ کے پاس حاضر کرونگا۔

12- وہ انسانوں کی طرح کام انجام دینے کی قدرت رکھتے ہیں۔

انکی خلقت لطیف ہونے کے باوجود بھی حضرت سلیمان کو جس نے امر الہی سے ان کو مسخر کیا ہوا تھا، کام انجام دیتے تھے، عمارتیں، مجسمے اور بڑے برتن بنانے کا کام انجام دیتے تھے۔ حضرت داؤد کے مرنے کے بعد اسکا بیٹا حضرت سلیمان اسکا جانشین بنا، خداوند عالم نے اس کو حکم دیا کہ بیت المقدس کی عمارت کو تمام کر لے۔ تو حضرت سلیمان نے تمام جن و انس و شیاطین کو جمع کیا اور ان کے درمیان کام تقسیم کیا، ان میں سے ہر گروہ کو مختلف کام انجام دینے پر مامور کیا۔ جنوں کے گروہ کو معادن اور سفید سنگ مرر لانے پر مامور کیا اور بیت المقدس کو بنانے کے بعد جنوں کو پھر چند دستوں میں تقسیم کیا: ایک گروہ کو معادن نکالنے پر، اور ایک گروہ کو دریا سے مروارید نکالنے پر، اور ایک گروہ کو مشک و عنبر جیسے خوشبودار مواد نکالنے پر مامور کیا۔

13- دوسرے سارے موجودات زندہ کی طرح نر اور مادہ پر مشتمل ہیں، اور یہ موضوع (سورہ یس) کی آیہ 36 میں قابل غور ہے، آیت میں ارشاد ہو رہا ہے کہ پاک ہے وہ ذات جس نے تمام جوڑے بنائے ان چیزوں سے جنہیں زمین اگاتی ہے اور خود ان سے اور ان چیزوں سے جنہیں یہ جانتے ہی نہیں۔

اس کے علاوہ بہت ساری چیزیں جنکو ہم نہیں جانتے ہیں، نر و مادہ پر مشتمل ہیں، اور عبارت «وَمَا لَا يَعْلَمُونَ»؛

میں جن بھی شامل ہے لیکن ہم اسکی کیفیت کو نہیں جانتے ہیں۔ اور اسی طرح سورہ جن میں انہیں کا قول ذکر ہوا ہے کہ فرمایا: اور یہ کہ بعض انسان بعض جنات سے پناہ طلب کیا کرتے تھے جس سے جنات کی سرکشی مزید بڑھ گئی (10)۔ چون قرآن نے مرد جن کی طرف اشارہ کیا ہوا ہے تو حتما جن عورت بھی موجود ہوگی۔

14- قرآن مجید کی آیات کے مطابق وہ انسانوں کی طرح تولید نسل رکھتے ہیں، اور کچھ آیتوں میں بہشتی حوریاں کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا: بہشتی حوروں کو ان کے شوہروں سے پہلے نہ کسی انسان نے چھوا اور نہ ہی کسی جن نے: (11)۔

یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جن بھی اپنی خلقت میں دو جنس پر مشتمل؛ اور نوع کی کثرت بھی نر اور مادہ کی مقاربت سے ہوتی ہے، لیکن کلام وحی میں ان کی مقاربت کے بارے میں کوئی بات ذکر نہیں ہوئی ہے،

اسی سے مربوط کچھ روایات بھی موجود ہیں انہیں میں سے ایک پیغمبر اسلام کا وہ وصیت نامہ ہے جو

امیرالمومنین کے لیے ہے: فرمایا اے علی ہر مہینے کی پہلی رات، اور درمیانی رات اور آخری رات کو مقاربت نہیں کرنا؛ کیونکہ ان تینوں راتوں کو جنیاں اپنی بیویوں کے ساتھ مقاربت کرنے کو جاتے ہیں۔

15- کیوں کہ یہ لطیف موجودات میں سے ہیں؛ شرائط عادی میں، اور ہر زمانے میں انکو دیکھنا ممکن نہیں ہے؛ لیکن

جنیان ہم انسانوں کو دیکھتے ہیں، جس طرح سے کہ بنی آدم کو شیطان سے رکنے اور اسکی اتباع نہ کرنے کے بارے میں آیا ہے:

اے اولاد آدم! شیطان تمہیں کہیں اس طرح نہ بہکا دے جس طرح تمہارے ماں باپ کو جنت سے نکلوا یا اور انہیں بے لباس کیا تاکہ ان کے شرم کے مقامات انہیں دکھائے، بے شک شیطان اور اس کے رفیق کار تمہیں ایسی جگہ سے دیکھ رہے ہوتے ہیں جہاں سے انہیں تم نہیں دیکھ سکتے، ہم نے شیاطین کو ان لوگوں کا آقا بنا دیا ہے جو ایمان نہیں لاتے۔ (12)۔

16- قرآن کی نظر میں ان کا شیاطین نام رکھا گیا ہے، اور خداوند عالم کے الطاف میں سے ایک جو حضرت سلیمان کو عطا ہوا تھا وہ یہی تسخیر شیاطین یعنی وہی جنیان سرکش و نافرمان تھا، بیت المقدس بناتے وقت قیمتی معادن و منابع کو نکالنے میں قرار پائے۔

17- قیامت کے دن محشور ہوں گے۔ (13)۔

18- قرآن کی آیات کو سنتے تھے۔

19- قرآن کی زبان کو جانتے تھے۔

20- عادی باتوں اور معجزانہ باتوں کے درمان فرق کو جانتے تھے۔

21- تبلیغ کو اپنا وظیفہ سمجھتے تھے۔

22- قرآن کے معجزہ ہونے کا اعتراف کرتے ہیں۔

23- انسانوں کی طرح اصل اختیار اور آزادی ان پر حاکم ہے۔

24- یقین رکھتے ہیں کہ زمین میں خداوند عالم کے ارادہ پر غالب نہیں آسکتے ہیں، اور اسکی قدرت سے فرار نہیں کر سکتے ہیں۔

25- وہ ارادہ و شعور رکھتے ہیں۔

26- خدا پر انکا ایمان توحیدی ہے، ان کے مومنین کسی کو بھی خدا کا شریک قرار نہیں دیتے ہیں۔

27- ان کے مومنین؛ مشرکین جن و انس کو جھٹلاتے ہیں۔

28- ان کے منحرفین جہنم کی ایندھن ہیں۔

29- قرآن کے نزول کے ساتھ اور پیغمبر اسلام (ص) کی بعثت کے ساتھ ہی؛ غیبی اخبار اور آسمانی باتوں کو مخفیانہ سننے سے ممنوع قرار پائے ہیں۔

30- وہ مختلف عقائد پر رکھتے ہیں ان میں سے بعض فاسق و فاجر ہیں او بعض ظالم ہیں اور بعض مومن و

صالح ہیں لیکن کیا وہ انسانوں کی طرح شیعہ و غیر شیعہ بھی ہیں یا نہیں؟ اس کے بارے میں ہمارے پاس

ایسے شواہد موجود ہیں کہ جو ان کے شیعہ ہونے کی تائید کرتے ہیں کیونکہ اہلبیت کی روایات میں بعض جنوں

کا بعنوان شیعہ تعارف کروایا گیا ہے ان میں سے ایک روایت جو کہ ابو حمزہ ثمالی سے نقل ہوئی ہے فرمایا ایک دن

امام باقر علیہ السلام سے ملاقات کرنے کے لیے جب اجازت مانگی تو بتایا کہ اس کے پاس کچھ مہمان بیٹھے

ہوئے ہیں کچھ مدت تک صبر کیا تاکہ وہ نکل جائیں تھوڑی دیر بعد کچھ لوگ نکل گئے میں ان کو نہیں پہچانتا تھا

جب میں اندر داخل ہوا تو امام سے پوچھا یا بن رسول اللہ ابھی بنو امیہ کا زمانہ ہے نا شناس افراد کا داخل ہونا

آپ کے لیے خطرہ ہوگا۔ تو امام نے فرمایا اے ابا حمزہ : یہ شیعوں کا ایک گر وہ تھا جو طائفہ جن میں سے

تھے اپنے مسائل دینی کے بارے میں پوچھنے آئے تھے۔

اور بعض بزرگ علماء سے بھی نقل ہوا ہے کہ اجنہ بھی انسانوں کی طرح مقلد ہیں اپنے مسائل کے لیے

مراجع یا مجتہد کی طرف رجوع کرتے ہیں جیسا کہ بتایا جاتا ہے کہ مرحوم حاج میرزا حسین و حاج میرزا خلیل جو اپنے زمانے کے مراجع میں سے تھے اجنہ میں سے ایک جن انسان کی شکل میں ان کے پاس آتا تھا اور ان سے اپنے مسائل پوچھا کرتا تھا۔

31- انہوں نے حضرت موسیٰ کے دین کو قبول کیا اور اس کو سچا قرار دیدیا اور جب پیغمبر اسلام آگئے تو ان میں سے بعض پیغمبر اسلام کے پاس قرآن کی تلاوت سننے کو آتے تھے اور جب واپس اپنی قوم میں جاتے تو کہتے تھے کہ ہم نے ایسی کتاب کی آیات کو سنا ہے کہ جو حضرت موسیٰ کے بعد نازل ہوا ہے۔ (14)

32- وہ مکانوں میں رہتے ہیں لیکن اسکا معنی یہ نہیں کہ وہ انسانوں کی طرح زمین میں کسی مخصوص معین جگہ پر رہتے ہوں

یا اپنے لئے مخصوص مکان بنایا ہو اور انسانوں کی طرح تمام امکانات سے استفادہ کرتے ہوں۔ کیونکہ ان کی خلقت انسانوں کی خلقت سے بالکل ہی متفاوت ہے ان کی طبیعت کا تقاضا یہی ہے کہ ان کا محل زندگی انکی حقیقت کے مطابق و متناسب ہو۔

یہاں پر اس کے ایک نمونے کی طرف اشارہ کریں گے۔

امام صادق سے روایت ہے کہ فرمایا (وادی شقرہ) یعنی ایسا صحراء کہ جس کی مٹی سرخ و زرد رنگ کی ہے؛ نماز نہ پڑھو کیونکہ یہاں پر اجنہ کا گھر ہے۔

33- وہ انسانوں کی طرح کھاتے پیتے ہیں اور تولید نسل کرتے ہیں اور یہ طبیعی ہے کہ وہ غذا کے محتاج ہوں، لیکن کن چیزوں سے اپنا تغذیہ کرتے ہیں اس کے بارے میں روایات میں اس طرح سے ملتا ہے کہ اجنہ انسانوں کا جوٹھا کھاتے ہیں بچی ہوئی ہڈیاں ان کی غذا ہیں جیسا کہ ابن بابویہ سے نقل ہوا ہے کہ جنوں کا ایک گروہ پیغمبر اسلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگے کہ یا رسول اللہ ہمیں کھانے کے لیے کوئی چیز دیں دے؟ تو پیغمبر اسلام نے اپنے کھانے سے بچی ہوئی غذا اور ہڈیاں ان کو دے دیں۔ اور امام صادق کا فرمان بھی ہے کہ ہڈیاں اور اضافی کھانا جنوں کی غذا ہے۔

34- وہ انسانوں کی طرح سو جاتے ہیں جیسا کہ قرآن مجید سورہ بقرہ آیت 255 میں فرمایا: اس آیت سے استفادہ ہوتا ہے

کہ صرف خداوند عالم کی ذات ہے جو نہیں سوتی ہے اور باقی تمام مخلوقات خدا سونے پر مجبور ہیں ، جیسا کہ

امام صادق کی روایت میں آیا ہے کہ خداوند عالم کے علاوہ سب سوتے ہیں یہاں تک کہ فرشتے بھی سوتے ہیں۔

35- وہ ائمہ علیہم السلام کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اور اپنے دینی مسائل کو ان سے حل کرواتے ہیں جیسا کہ اصول کافی ج 1 ص 394 میں ایک باب بعنوان (جن درمضر آئمہ) موجود ہے اس باب میں تقریباً سات احادیث بیان ہوئی ہیں کہ جن میں سے ایک (سدير صيرفي) سے نقل ہوئی ہے کہ امام باقر علیہ السلام نے مدینہ میں مجھے کچھ وصیتیں فرمائیں: اور جب میں مدینہ سے باہر جا رہا تھا کہ راستے میں (روحا) نامی ایک جگہ جو تقریباً مدینہ سے تیس یا چالیس میل کے فاصلہ پر تھی ایک شخص نے میری طرف اشارہ کیا تو میں نے سوچا کہ وہ پانی مانگ رہا ہے اس نیت سے میں اسکی طرف گیا اور پانی کا برتن اسکو دے دیا تو کہا کہ مجھے پانی نہیں چاہیے۔ اس نے مجھے ایک خط دیا کہ جس کی سیاہی ابھی خشک نہیں ہوئی تھی اور اس میں امام باقر کا مہر لگا ہوا تھا، میں نے حیران ہو کر اس سے پوچھا یہ خط امام نے آپکو کب دیا تھا تو کہنے لگا ابھی ابھی دیا ہے۔ میں نے اس خط کو دیکھا تو اس میں امام کے کچھ فرامین تھے اتنے میں وہ بندہ

غائب ہوا، اور بعد میں جب امام سے اس کے بارے میں سوال کیا تو بتایا کہ اے سدیر ہم نے اجنہ میں سے بعض کو اپنا نوکر رکھا ہوا ہے اور جب کوئی فوری کام ہو جاتا ہے تو انہیں کے زریعہ سے انجام دیتے ہیں۔

### طرد جن :

قرآن مجید کے قابل غور مطالب میں سے ایک جنوں کو آسمان سے دور کرنے کے بارے میں ہے ، (سورہ جن کی آیات 8 سے 10) تک اس مطلب کو بیان کرتا ہے کہ جن پہلے آسمان میں چھپ کر فرشتوں کی باتوں کو سنتے تھے لیکن بعد میں انہوں نے دیکھا کہ آسمان میں مختلف قسم کے شہاب اور سیارے ان کی کمین میں ہیں اور ان کو باتیں سننے کی اجازت نہیں دیتے ہیں، تو اپنے سے کہنے لگیں کہ ہم نہیں جانتے کہ اس عمل سے خداوند عالم نے اہل زمین کے لیے رشد و کمال کا ارادہ کیا ہے یا ان پر کوئی بلا و مصیبت نازل کرنا چاہتا ہے۔

روایات میں آیا ہے کہ یہ تبدیلی پیغمبر اسلام کی ولادت کے بعد پیش آئی ہے ، اور اس مطلب کو صاحب مجمع البیان نے سورہ حجر کی آیت 18 کی ذیل میں ابن عباس سے اور سورہ جن میں بلخی سے نقل کیا ہے۔ اور تفسیر صافی میں امام صادق سے نقل کیا ہے کہ اجنہ کو اس طرح سے ممنوع قرار دینا اس لئے تھا کہ زمین میں وحی آسمانی جیسی چیز موجود نہ ہو اور جو کچھ خداوند عالم کی طرف سے آیا ہے اس میں کوئی غلطی نہ ہو جائے ۔

قرآن مجید کی آیات دلالت کرتی ہیں کہ اسرار خلقت کو جاننے اور روی زمین پر آئندہ ہونے والے واقعات کے بارے میں ، آسمان میں ایک مخصوص جگہ ہے کہ جنیان وہاں نزدیک ہوکر اخبار سنا کرتے تھے ۔ بعض دانشمندوں کا کہنا ہے کہ ایسے رمزی پیغامات جو بطور منظم و مرتب آسمان سے زمین کی طرف بھیجے جاتے ہیں کہ جن کا نام کائناتی وائریس رکھا گیا ہے ۔

کارل جانسکی سن 1932 میلادی میں آٹھ 8 مہینے تک اپنے اس کائناتی وائریس کے زریعہ سے ان پیغامات کو اخذ کرنے کی کوشش کی اور دیکھا کہ ہر رات کو گزشتہ رات سے چار منٹ جلدی یہ پیغام بھیجا جاتا تھا اور یہ اس وجہ سے تھا کہ زمین کے سورج کے گرد گھومنے کی وجہ سے ستاروں کا طلوع و غروب ہر دن سے چار منٹ جلدی ہو جاتا تھا۔

اور سن 1933 میلادی کے آخر سال میں اس علم رکھنے والے متخصصین کے درمیان ایک سیمینار منعقد ہوا ، اس سیمینار میں جانسکی نے اپنے مشاہدات کے مطابق ایک بیانیہ ذکر کیا اور بتایا کہ ستاروں پر ایسے موجودات پائے جاتے ہیں کہ جو ایک دوسرے سے بات کرنے میں قادر ہیں اور وہ آسمانی پیغامات جو کہ تیلیسکوپ کائناتی وائریس کے زریعہ سے قابل دریافت ہیں وہ اس جہاں کی شناخت میں انسان کی مدد کرتا ہے۔

اور سن 1942 میلادی فروری کے مہینے میں جانسکی کے اس نظریے کے صحیح ہونے پر کچھ دلائل میں اضافہ ہوا چونکہ دیکھا گیا کہ کچھ فضائی پیغامات نے برطانیہ میں نصب ایک ریڈار کو متوقف کر دیا۔ دانشمند بہت کوشش کرکے بالآخر اس نتیجہ پر پہنچے کہ یہ وقفہ تیلیگراف پیغامات کے سری اثرات میں سے ہے کہ جو ایک نا شناس جہت کی طرف ماوراء افق سے تھا اور اب اسی مطلب کو دانشمندوں نے قطعی قرار دیا ہے۔

لیکن قرآن مجید کی نظر میں جیسا کہ پہلے اشارہ ہوا کہ یہ مطلب مسلم اور حتمی ہے اس کتاب کے مؤلف کا عقیدہ ہے کہ اجنہ اس قسم کی آواز ، کو سننے کے لیے آسمانوں پر جاتے تھے نہ کہ وحی کو ؛ چونکہ

وحی اس شخص کو ہوتی ہے جو اس کا حقدار ہو ایسا نہیں کہ ہر کسی کو وحی ہوتی ہو۔

#### خلاصہ :

قرآن مجید کے آیات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جنیان یہ کوشش کرتے تھے کہ آسمان کو اپنے گرفت میں لے لیں اس کے اسرار کو حاصل کریں اور آئندہ ہونے والے حوادث و واقعات اور خلقت کے اسرار سے واقف ہو جائیں۔ یہ تھی جنوں کی اوصاف اور ان کی خصوصیات قرآن اور اہلبیت کی نظر میں۔ لیکن جاہل لوگوں نے جن کو اجنہ کی حقیقت کے بارے میں کچھ بھی معلوم نہ تھا اپنی طرف سے افسانے اور بہت سی فضول باتیں اس موجود کے بارے میں بیان کی ہیں جو عقل اور منطق کے ساتھ سازگار نہیں ہیں۔

#### منابع :

قاموس القرآن

تفسیر نمونہ

وسائل الشیعہ

تفسیر المیزان

میزان الحکمہ

معارف قرآن

اصول کافی

جن و شیطان

قرآن بر فراز اعصار

منبع: دانشنامہ موضوعی قرآن (مختصر تبدیلی کیساتھ)